

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مومن اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اپنی حالتوں کو قائم رکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 22 جولائی 2016ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آغاز میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محنت اور مشقت کی عادت اور صحت کے قائم رکھنے اور جسم کو چست رکھنے کے معمول کے بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ سست نہ تھے بلکہ نہایت محنت کش تھے خلوت کے باوجود مشقت سے نہ گھبراتے۔ اکثر اوقات پیدل سفر کرتے۔ سواری پر کم چڑھتے۔ اور یہ عادت آخری عمر تک رہی۔ روز چار سے سات میل سیر کرتے۔ اس حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقعہ غین زندگی اور خاص طور پر مربیان کو نصیحت فرمائی کہ اپنی صحت کے قائم رکھنے سخت جانی پیدا کرنے کیلئے سیر اور ورزش کی باقاعدہ عادت ڈالیں۔ بعض نوجوان مربیان کے جسم بتارہے ہوتے ہیں کہ ورزش نہیں کرتے۔ ڈاکٹر نوری صاحب نے بیرون پاکستان جامعہ احمدیہ سے آنے والے مربیان کے طبی معائنے کے بعد لکھا کہ بعض ان میں سے خطرناک حد تک وزن رکھتے ہیں۔ پس کوئی نہ کوئی ورزش ضرور کریں اور غیر صحت مند غذا یعنی (جنک فوڈ) سے پرہیز کریں۔ فرمایا کہ میں صرف آپ کو نصیحت نہیں کر رہا بلکہ میں خود بھی ورزش کرتا ہوں۔ ہمیں صحت مند مربیان اور واقفین زندگی چاہئیں تاکہ احس رنگ میں کام سرانجام دے سکیں۔ فرمایا کہ بعض دفعہ ساؤنڈ سسٹم مہیا نہیں ہوتے تو ہمارے مربیان کو اور واعظین کو اونچا بولنے کی پریکٹس ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عام حالات میں تو دھیمی آواز میں مخاطب ہوتے تھے۔ لیکن بوقت ضرورت جب دنیا کو دینی تعلیم سے آگاہ کرانا ہو تا بلند آواز سے بولتے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لاہور کے لیکچر کے ذکر میں فرمایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بول رہے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آسمان سے کوئی بگل بجایا جا رہا ہو۔ فرمایا کہ بعض لوگ فکر کا اظہار کرتے ہیں کہ نیکی کی حالت ان میں ایک جیسی نہیں رہتی۔ فرمایا کہ یہ ایک اچھی بات ہے کہ انسان جائزہ لیتا رہے اور علاج کی فکر کرے۔ بعض اوقات یہ برائی نہیں ہوتی بلکہ زیادہ نیکی اور کم نیکی کے درمیان کی حالت ہوتی ہے۔ ایک صحابی رسول ﷺ نے ایسی حالت کو منافقت تصور کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو مومن کی علامت ہے۔ نیکیوں میں بڑھنے والے اور خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اپنی حالتوں کو قائم رکھنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو ماؤں کی طرح فکر مند رہتے ہیں۔ وہم کرنا لا پرواہی سے بہتر ہے۔ پھر فرمایا خوشی اور غمی کا تعلق احساسات سے ہے۔ دوسروں کی خوشی یا غمی پر ہمیں کوئی احساس نہیں ہوتا جتنا اپنے کسی عزیز کی خوشی یا غمی پر ہوتا ہے۔ پس جہاں اپنے محسنوں اور ان کی اولادوں کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں وہاں افراد جماعت کے لئے بھی خوشی غمی کا اظہار ہونا چاہئے کیونکہ جماعت ایک وجود ہے۔ فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقاعدہ اخبار پڑھا کرتے تھے۔ جن کے سپرد دینی ذمہ داری ہے وہ باقاعدہ اخبار پڑھیں اور چھوٹی چھوٹی خبریں بھی دیکھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اطاعت کا واقعہ بیان فرمایا کہ عبدالحکیم کے ارتداد پر آپ نے اپنے کتب خانہ سے اس کی لکھی ہوئی تفسیر نکلوادی۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے مجھ پر خدا کی ناراضگی نازل ہو۔ یہ دینی غیرت اور خدا خونی ہمارے لئے نمونہ ہے۔ سزا یافتہ افراد کے بعض اعتراضات کا ذکر کر کے فرمایا کہ وقتی فتنہ کے لحاظ سے بعض بڑی باتیں چھوٹی اور چھوٹی باتیں بڑی ہوتی ہیں۔ اسی لئے کبھی بڑی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے چھوٹی بات پر ایشن لے لیا جاتا ہے۔ پس بلاوجہ دخل اندازی یا سفارشیوں نہیں کرنی چاہئیں۔ دعوت الی اللہ کے ذرائع بیان کرتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اشتہارات کے ذریعہ دعوت اسلام ہوتی تھی۔ اس زمانہ میں بھی اشتہارات خبروں اور پریس کے ذریعہ بہت وسیع پیمانے پر پیغام پہنچتا ہے جو لٹریچر کے ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا۔ اخبار اور سنائی اور نصیحت فرمائی کہ تقویٰ اختیار کرنے سے کیسی دولت نصیب ہوتی ہے۔ خدا پر بھروسہ کرو اور اسی سے مانگو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو بچے کو نصیحت تھی جبکہ بڑوں کو بھی خدا پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم سب میں تقویٰ پیدا ہو۔ (آمین)

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم الحاج ڈاکٹر اور لیس صاحب نائب امیر اول سیر ایون اور مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب نائب امیر آسٹریلیا کا ذکر خیر کیا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔